اگرچہ شاعر پر گفتگو کرتے ہوئے نمونۂ کلام پیش کرنا رسم ورہِ عام ہے اور ہم اُس کی پابستگی نہیں چاہتے لیکن اُن کا ایک مطلع بطورِ خاص نذرِ قارئین ہے۔ ارشاد ہوا ہے

نبی نے بات جو کھُل کر کہی تھی
وہاں گوتم نے کیوں چُپ سادھ لی تھی؟

تقریظ نگار جناب پروفیسر ڈاکٹر خورشید خاور صدیقی امروہوی اس شعر کی توضیح میں لکھتے ہیں: ''جب گوتم بدھ سے خدا کے بارے میں سوال کیا گیا تو جواب ایک طویل خاموشی کے سوا کچھ نہ تھا۔ اس کے برعکس انبیاء علیہم السلام کا مشن ہی اُس ایک خدا کا کھلا پرچار کرنا ہے جس کے قبضۂ قدرت میں ساری کائنات ہے۔ شعرا کی عام روش تو گوتم بدھ کی اس خاموشی کو تحسین وآفرین پیش کرنے کی ہے لیکن عادؔل فاروقی نے اس روش کو چیلنج کرتے ہوئے گوتم کی خاموشی کو دانائی کی بجائے لاعلمی کا مظاہرہ قرار دیا ہے''۔

خوبصورت مضامین پر خوبصورت شاعری کا یہ مجموعہ عمدہ کاغذ پر طبع بھی خوبصورت انداز میں ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ جناب فیاض عادل فاروقی کو حق گوئی کی مسلسل توفیقات سے نوازتے رہیں اور اُن کے کلام میں اثر انگیزی کے جوہر میں اضافہ فرمائیں۔

● **نام کتاب:** جہانِ نعت (بہزادؔ لکھنوی، نعت نمبر) **مدیر:** محمد رمضان میمن **ضخامت:** ۱۶۸ صفحات **قیمت:** ۲۰۰
مقامِ اشاعت: جہانِ نعت، شارع مسجد حدیبیہ، گلشنِ حدید، فیز ۲، بن قاسم ضلع ملیر۔ کراچی

عاشقِ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم جناب بہزاد لکھنوی اردو زبان کے اُن چند خوش نام شعرا میں شمار ہوتے ہیں جن کے تعارف کی وجہ اُن کی والہانہ نعت گوئی بنی۔ مجذوب مزاج سردار احمد خان بہزاؔد لکھنوی کا اولین تعارف اُن کا غیر معمولی تغزّل تھا جس نے برّصغیر کے سامعینِ شعر کو دادِ تحسین دینے پر مجبور کر دیا تھا۔ اچانک اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے اُن پر رحمت ہوئی اور وہ سراسر نعت کے ہی ہو کر رہ گئے۔

زیرِ نظر رسالہ ''جہانِ نعت'' کراچی سے نکلنے والا ایک منفرد کتابی سلسلے کی دوسری اشاعت ہے جو حضرتِ بہزاد لکھنوی پر خصوصی نعت نمبر کی حیثیت میں نشر کی گئی ہے۔ رسالے میں ڈاکٹر سید ابوالخیر کشفی، ماہر القادری، فرمان فتح پوری ڈاکٹر عاصی کرنالی سمیت مشاہیر اہلِ فضل وکمال کے مضامین موجود ہیں۔ جناب بہزاؔد کی منتخب نعتیں، حمدیں اور اُن کے دو مختصر سفر نامہ ہائے حج ودیارِ حبیب صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس اشاعت کی زینت ہیں۔

یہ اشاعت تاریخی اہمیت کی حامل ہے۔ طباعت واشاعت کا معیار مناسب ہے لیکن ترتیب میں بہتری کی گنجائش محسوس ہوتی ہے۔ مثلاً سید ابوالخیر کشفی کے مضمون کا بظاہر صرف تمہیدی حصہ شامل اشاعت ہوا ہے کیونکہ سلسلۂ کلام